سوال ۱:- پیغمبر اسلام بحیثیت پیغمبر امن تفصیلاً لکھیں

Date:

جواب ۱:-

تعارف

وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین

ترجمہ:- اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سراپا رحمت تھی۔ مذہب اسلام جس کا بنیادی مطلب و مقصد ہی سلامتی و امن ہے۔ نبی کریم کی ذات اس کا عملی نمونہ تھے۔ نبوت سے لے کر مکی دور ہو یا مدنی دور نبی کریم کا ہر عمل، حرکات، امن اور سلامتی کا پیغام تھا۔

مکی زندگی میں ابو جہل ہو یا ابو لہب ہو جن کی ایذا رسانی حد درجہ تھی مگر نبی کریم کی زبان مبارک سے ان کے لیے تکلیف دہ کوئی جملہ نہ نکلتا۔ یہ دکھ کیا اے چچا حضرت حمزہ کو بھی ابو جہل کو مارنے پر یہی کہا کہ چچا ایسی باتوں مجھے خوشی نہیں دیتی سوائے اس بات کے کہ آپ اسلام قبول کر لیں۔

ابو لہب جس کی زبان درازی اس درجہ تھی کہ اس کا جواب قرآن حکیم میں آیا۔

تبت یدا ابی لہب وتب۔

ترجمہ:- ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ تباہ ہو۔

تاہم نبی کریم نے کبھی اس کو مار پیٹ یا کوسا نہیں۔ کفار نے آپ پر دوران نماز اوجھڑی ڈالی، گلے میں چادر ڈال کر اس زور سے کھینچا کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا

جبکہ کبھی کفار پر حملہ آور نہیں ہوئے۔ اور ان کو مسلسل نصیحت

کرتے رہے۔

keep the introduction a bit brief.......

نبی کریمؐ کی ذات سے امن کو نسبت نبوت سے پہلے ہی سے جڑی تھی۔ جب منصب

حجر اسود کے وقت تمام قبائل عرب میں مختلف جھگڑے واضح نظر آ رہے تھے آپؐ

نے کمال دور اندیشی سے اس مختلف کو ختم کر دیا اور آپؐ امن کے داعی ثابت

ہوئے۔

پیغمبرِ امن، قرآن کی روشنی میں

(1) وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔ سورۃ الانبیاء - 107

ترجمہ: اور ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

(2) لَسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ۔

ترجمہ: تم ان پر سختی کرنے والے نہیں ہو۔

use marker for references........

(3) وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِجَبَّارٍ

ترجمہ: اور تم ان پر جبر کرنے والے نہیں ہو۔

درج بالا آیات سے پوری طرح ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریمؐ کی ذات

پیغمبرِ امن بنا کر بھیجا نہ کہ جبر و ملامت کرنے والا۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ کو مشرکین کے خلاف بددعا کے لیے کہا گیا

تو آپ ص نے فرمایا.

"مجھے لعنت کرنے والا بنا کر مبعوث نہیں کیا گیا مجھے تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے."

پیغمبر امن مکی دور میں

نبوت پر مبعوث ہونے کے بعد مکی دور بنیادی طور پر دعوت و تبلیغ پر مشتمل تھا جو سراسر امن و سلامتی کا دور تھا. نبی کریم ص اور آپ ص کے جاں نثار صحابہ کرام رض نے کسی کو اُف تک نہ کیا. ابتدا کی خفیہ تبلیغ کے بعد کوہ صفا پر آپ ص نے اعلانیہ تبلیغ کا آغاز کیا. جس کے بعد آپ ص اور آپ ص کے صحابہ رض پر ایذا رسانیوں کا سلسلہ طویل جاری ہوا.

صحابہ کرام رض میں ادنیٰ غلام بھی شامل تھے یا ایسے لوگ جن کا تعلق بڑے قبائل سے نہ تھا. کفار نے ان کو زدو کوب کرنا اور برا بھلا کہنا شروع کیا. حضرت یاسر رض، حضرت سمیہ رض (والدین حضرت عمار رض) کو شہید کیا گیا. حضرت زنیرہ رض کو اندھا کیا گیا. حضرت بلال رض کی زبان پر کوئلہ رکھا گیا. خود نبی کریم ص کے گلے میں چادر ڈال کر زور سے کھینچا گیا. بدن پر اوجھڑی ڈالی گئی، شاعر، مجنوں، کاہن جیسے نام ڈالے گئے. حضرت ابوبکر رض، حضرت سعد رض، حضرت ابوذر رض جیسے جلیل القدر صحابہ رض کو بھی مار پیٹا گیا. مگر یہ قافلہ حق نہ تو اپنی منزل سے متزلزل ہوا. نہ ہی مکہ میں نقص امن کا باعث بنا.

مسلمانوں پر مزید تنگی ہوئی تو نبی کریم ص نے ہجرت حبشہ کا حکم دیا. مگر کفار اس پر راضی نہ ہوئے تو

Date:____________

بھی مرعوب ہو گئے ۔

فتح مکہ اور پیغمبرِ امن (4

قریش مکہ کی بد عہدی اور معاہدہ حدیبیہ کے ختم ہونے پر حضورؐ نے
لشکر سمیت مکہ روانگی کی ۔ فتح مکہ امن کی خوشی کا دن تھا جس سے خوشی وہ کسی تاریخ میں بھی
حوالے میں نہیں ملتی ۔

ابو سفیان کے گھر کو دارِ امن کہا گیا ،
جو اپنا دروازہ بند کر لے اس کو امان دی گئی ۔
جو ہتھیار نہ اٹھائے اس کو امان دی گئی ۔
عورتوں، بچوں کو امان تھی ۔
حرم میں پناہ لینے والوں کو امان تھی ۔

الغرض فتح مکہ بغیر کسی کشت و خون کے ہوا۔ اور جب کفارِ مکہ جمع ہوئے اور حضورؐ نے
ان سے پوچھا کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں آج تم سے کیا سلوک کرنے والا ہوں؟ تو وہ کفار
جو حضورؐ کے جانی دشمن ہوا کرتے تھے ۔ ہم آپ سے بھلائی کی توقع رکھتے ہیں
آپ ہمارے شریف بھائی اور شریف بھائی کے بیٹے ہیں ۔ تو نبی کریمؐ نے فرمایا
میں آج تم سے وہی کہتا ہوں جو حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کہا

لا تثریب علیکم الیوم اذھبوا انتم الطلقاء ۔

ترجمہ:- آج کے دن تم پر کوئی ملامت نہیں جاؤ تم سب آزاد ہو ۔
نبی کریمؐ کا حسنِ سلوک اور قیامِ امن کی ایسی مثالوں کے بعد لوگ اسلام میں

keep the description of a single argument brief and increase the number of arguments instead.

Date:

جوق در جوق شامل ہوئے۔ اور قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے۔

ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ فسبح بحمد ربک واستغفرہ

ترجمہ: تم دیکھو گے کہ اللہ کے دین میں لوگ فوج در فوج داخل ہوئے ہیں۔ تو اپنے رب کی تعریف کرو اور بخشش مانگو۔

حضور ﷺ کی حیات مبارکہ جس میں جنگوں کی تعداد 100 سے زیادہ ہے۔ جس میں کل مقتولین کی تعداد تقریباً 1000 بنتی ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے ہم جیسے جاہلوں کے لیے امن کا ماحول قائم کیا۔ ہر قسم کی سختی، دشمنی اور مخالفت کے باوجود یہود، منافقین مدینہ اور کفار مکہ سے معاہدے کیے اور ہمیشہ ان معاہدوں پر کاربند رہے۔ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے جس سے امن کی کوششوں میں فروغ حاصل ملتی۔ آپ ﷺ کے مزاج کی امن پسندی ہی تھی کہ آپ ﷺ نبوت ملنے کے بعد بھی اظہار کرتے تھے کہ معاہدہ حلف الفضول کے لیے مجھے آج بھی کوئی بلائے تو میں حاضر ہوں۔ معاہدہ حلف الفضول کیا تھا؟ وہی معاہدہ جس کی پہلی شق ہی ظلم سے بدامنی دور کرنا تھی۔ خطبہ حجۃ الوداع میں جب تمام امن کے لیے لوگوں کو برائی دشمنیاں ختم کرنے کا کہا تو سب سے پہلے اپنے چچا زاد ربیعہ بن حارث کا خون معاف کیا۔ حضور ﷺ کی ذات سراپا امن و سلامتی تھی جس کی وجہ سے وہ عرب معاشرہ امن کی مدت میں مثالی معاشرہ بن کر ابھرا۔

05

add more arguments.

a 20 marks answer should have around 15 arguments and be on 7-9 pages.